رہے تھے۔ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے اور ماتا پتا نے ہر سمہ میں ان پوتر نیموں کو پاؤں تلے روندا ہے تو سنسار میں اس قدر اتیاچار کے پھیلنے کے ذمہ وار صرف وہ ہی ماتا پتا کے آدمی ہیں۔ خواہ وہ اپنی سنتان کو دیوتا بنائیں یا طرح طرح کی اوباشی میں مبتلا پرلے درجے کے پنچ پیدا کریں۔ لڑکیوں کو دیویاں بنانا یا قبل از وقت بدکاری پر رجوع کرانا یہ سب ماتا پتا کے ہاتھ میں ہے۔ ماتا پتا کے فرائض بڑے اہم ہیں کاش اپنی ذمہ واری کو محسوس کریں۔

(۱۶) آج کل ان کے علاوہ بنی نوع انسان میں ایک اور مرض جڑ پکڑتا جاتا ہے وہ دولت کمانے روپیہ بٹورنے کی سر توڑ واندہی کوشش ہے۔ پوتر تا کی زندگی بسر کرنے میں وہ سخت ہارج ہے۔ جائز ناجائز وسائل سے روپیہ پیدا کرنے کا خیال انسان کو جادۂ راستی سے گرا دیتا ہے۔ زبردست آدمی تمام دن حضرت زر کے پیچھے پڑا رہتا ہے اسکو نہ غرباء و مساکین کے حق کا خیال ہے۔ اور نہ جائز و ناجائز کا دھیان ہے۔ اُسکا محض اصول یہ ہے کہ جس طرح ہو دھن کمایا جاوے۔ خواہ دیگر لوگ فاقہ سے جان دیں یا بھوک سے پڑے تڑپتے رہیں۔ ایسے اندھی پیروی کرنے والے کو خود بھی زندگی کا آرام نصیب نہیں ہوتا۔ بیوی اور بچہ تک اوس کو بوجھ معلوم دیتے ہیں۔ صبح سے شام تک روپیہ کمانے پر مصروف ہے۔ نہ تفریح سے سروکار ہے نہ علمی مشاغل کی کچھ پرواہ ہے۔ گھر میں دل لبھانے والی بیوی کے ہوتے بھی اُس کیلئے کوئی آنند کا باعث نہیں ہوتا۔ وہ تمام دن کی مشقت و محنت سے چور ہو کر گھر میں آکر سوائے کھانے و سونے کی دوسرا کوئی کام نہیں کرتا۔ بچوں کو باپ سے کوئی پریم نہیں ہوتا اور نہ بیوی کو خاوند سے کوئی اُلفت پیدا ہوتا ہے۔ دس بیس برس کی زندگی کے بعد ملک عدم کو چل بستا ہے۔ بچوں کیلئے سوائے دولت کے اور کوئی یادگار نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ پتا نے اپنی زندگی میں بچوں کے کیرکٹر بنانے و تعلیم دینے میں بذات خود حصہ بہت کم لیا۔ دولت کی زندگی کیلئے ضرورت کے لئے فی الواقع ضرورت ہے۔ ہر ایک انسان کو کمانے کے لئے پرشارتھ ضرور کرنا چاہئے۔ لیکن دھرم و فرض کو روپیہ کمانے پر قربان نہ کرنا چاہئے۔ مبارک ہوگا وہ دن۔ مقدس ہوگی وہ گھڑی جب منش ماترا (نوع انسان

اپنے فرائض کیطرف دھیان دینگے اور دنیا میں سچی شانتی و راحت پھیلانے میں سہایک (باعث) ہونگے۔ اوم شم۔ راقم "ایک کمزور"

ایسے وقت کے لئے تو ہم بھی دست بدعا ہیں
ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے یا رب ... کہ نہ آوے کوئی آواز جز الحمد للہ
(مسلمان)

ایک دلچسپ گفتگو

۲ رمضان المبارک کو بعد ادائے صلوٰۃ العصر دل میں خیال آیا کہ چلو کچھ وعظ ہی سہی۔ اس دھن میں بازار میں جا کر جو کچھ ہو سکا لوگوں کو سنایا۔ ابھی غروب شمس نہ ہوا تھا کہ واپسی کی ٹھہری۔ رستے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آریہ صاحب ہمارے ایک طالب علم مدرسہ سے مناظرہ کر رہے ہیں۔ کثرت ازدحام سے مجھے اندر جانے میں دھینگا مشتی کرنی پڑی۔ خیر سے میں مناظر صاحب کے پاس پہونچ گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نہایت متانت سے گوشت خوری پر اعتراض کر رہے تھے۔ اور نتیجہ یہ تھا کہ جو گوشت خور ہیں سب ظالم ہیں اور مزا یہ تھا کہ قیود مذہب سے نکل کر۔ ہمارے مولوی صاحب جواب تو دیتے مگر اس کو کیا سمجھکر میں نے سمجھا کہ ان سے کچھ نہ بن آئیگا۔ اور عرض کیا کہ حضرت ذرا خاموش ہو جیئے۔ اور میں نے آریہ صاحب کو یوں خطاب کیا۔ کیا آپ انسان کو اشرف المخلوقات مانتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا آپ اسکو بھی تسلیم کرتے ہونگے کہ جمیع اشیاء اسی انسان ہی کی خاطر مخلوق ہیں۔ اس پر بھی آپنے صاد کیا۔ بالآخر میں نے کہا غالباً آپکو اس سے بھی انکار نہ ہوگا کہ ہر ادنیٰ اعلےٰ کے کام آتی ہے اور ہر ادنیٰ کو اعلےٰ پر فنا دینا عین دانشمندی اور اصول فطرت کے مطابق ہے۔ آپنے فرمایا بجا اور درست ہے۔

مینے اہل مجلس کو خطاب کر کے کہا کہ انسان کی خاطر یہ سب کچھ تماشا ہے۔ اور انسان اس سے نفع بھی اُٹھاتا ہے۔ مثلاً دودھ دینے والی جانوروں کا دودھ استعمال کرتا ہے بعض جانور ہل چلانے کے کام آتے ہیں بہت سے ہیں کہ بار برداری کا کام ان سے

لیا جاتا ہے۔

یہ بھی دیکھئے ہر ادنیٰ اعلےٰ کی خدمت کرتا ہے۔ گھاس۔ بیل۔ بکری۔ گائے کی جس سے انکی ہڈیاں۔ گوشت وغیرہ تیار ہوتا ہے۔

اور بھی تماشہ کی بات ہے کہ جس قدر اعلیٰ حیوانات ہیں اور فی الحقیقت وہی نیچر کے متبع ہیں وہ چھوٹے جانوروں کو چٹ کرتے ہیں۔ سمند کی بڑی مچھلی چھوٹیوں کو نہیں چھوڑتی۔ شیر بادشاہ جنگل بکری کو نہیں چھوڑتا۔ اور خیال کیجئے کہ ٹوٹے ہوئے مکان کو اگر نئے سر سے تیار کویں تو عین دانشمندی ہے۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ انسان بوجہ اشرف و اعلیٰ ہونیکے اپنی ادنے اشیا سے تکمیل کی خاطر مدد نہ لے۔

انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے تین قوتیں ودیعت رکھی ہیں تو گوشت قوت ثانیہ یعنے قوت سبعی کو قائم رکھنے کے لئے کھایا جاتا ہے۔

دوسرا مختصر جواب یہ ہے کہ۔ انسان کے دانتوں کا اور گوشت خوار حیوانات کا مقابلہ کیجئے۔ اور یہ کہ انسان کے موہنہ میں کچلی ہے اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر کچلی دار جانور گوشت خوار ہوتا ہے۔ تو بروئے شکل اول بوجہ بدیہی الانتاج ہونے کے ثابت ہوا کہ انسان گوشت خوار ہے اسکا تخلف پایا ہی نہیں جاتا۔

مہاشا صاحب! ظالم وہ ہوتا ہے جو غیر شخص کی ملک میں بغیر اجازت تصرف کرے اور ہمارے پاس تو پروانہ ہے۔

اعتراض۔ ماسٹر صاحب آپکو دودھ پینے بیلوں کو ہل جوتانے اور بار برداری کا کہاں سے حکم ہوا سند پیش کیجئے ورنہ خود ظالم ہیں۔

دوسری فلاسفہ موجودہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ جمیع اشیاء مثل گیہوں۔ چنے۔ گھاس وغیرہ میں بھی جان ہے آپ ان کو کیوں کھاتے ہیں۔

آخر میں آپنے فرمایا کہ وقت نماز قریب ہے آپ تشریف لیجائیے اور ہم آپسے باضابطہ مناظرہ کریں گے۔ مینے کہا علی الرأس والعین۔ مگر اتنے دن ہو گئے نہ تو انکا کوئی پیغام بر آیا اور نہ

وہ خود تشریف لائے۔

اجی مہاشا صاحب! آپ گھبرائیے مت۔ ہم آپکے در دولت پر حاضر ہونیکو طیار ہیں یا جس جگہ مناسب فرماویں۔ فیصلہ کرنا اچھا ہے۔ تذبذب ٹھیک نہیں لگے آپکو اختیار ہے وما علینا الا البلاغ۔

بندہ خواجہ عبدالحی گورداسپوری متعلم مدرسہ عربیہ دیوبند۔

عجیب مباحثہ

۱۴ ماہ شعبان کو قصبہ کھیمکرن تحصیل قصور ضلع لاہور میں ایک میلہ شاہ شرف کی قبر پر ہوتا ہے نواح کے لوگ جمع ہوتے ہیں قبر مذکور کی پرستش ہوتی ہے بیشمار لوگ اپنے ایمان اور توحید سے ہاتھ دہو بیٹھتے ہیں سیکڑوں مسلمان جو شرک نہیں کرتے اور میلہ کو دیکھنے سے بھی بچے ہوئے ہیں میلہ دیکھنے اور شرک کرنیکو آئے ہوئے مہمانوں کی مہمانداری کر کے خدا کی بیفرمانیت بنجاتے ہیں۔ اس موقعہ پر کبھی کبھی عیسائیوں کا واعظ منادی کرنیکو کھڑا ہوا کرتا ہے کوئی آریہ بھی بازار میں کھڑا ہو کر لیکچر دیدیا کرتا ہے مگر مسلمانوں کی طرف سے کوئی واعظ اس موقعہ پر نہیں آتا تھا پچھلے سال خدا بخش واعظ ضلع امرتسر کا سندہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہوئے یہاں سے گذرا مینے اور چند مسلمانوں نے ان سے میلہ میں وعظ کرنیکی درخواست کی وہ میلہ میں وعظ کرتے رہے ایک آریہ مباحثہ کے خواستگار ہوئے رات کو گوشت خوری پر مباحثہ شروع ہوا۔ انکا اعتراض تھا واعظ مذکور نے انکا جواب دیا مسلمانوں کے علاوہ ہندؤں اور عیسائیوں نے بھی آریہ کے جھوٹا ہونیکی شہادت دی آریہ معترض کے شرمسار ہونے پر ہم کو آریوں نے کہا کہ ہم اپنا پنڈت بلاتے ہیں تم بھی اپنا واعظ بلاؤ ہمنے اوسی واعظ کو پھر بلایا ۱۲ شعبان کو واعظ مذکور کھیمکرن میں آیا مسجد میں وعظ ہوتا رہا لوگوں کو توحید و سنت کی واقفی ہوئی۔ واعظ صاحب یہ اعتراض نقل کرکے جواب دیتے رہے کہ عیسائی واعظ مسلمانوں کو دہوکہ دیتے ہیں کہ قرآن میں آیا ہے کہ توریت انجیل کو مانو پھر مسلمان اس توریت انجیل کو جو ہماری بائبل میں جمع ہے اسکو کیوں نہیں مانتے" سو جواب اسکا یہ ہے کہ توریت موسیٰ علیہ السلام کو اور انجیل عیسیٰ ع م اور زبور داؤد ع م پر بیشک اوتاری گئیں تھیں قرآن شریف انپر مہیمن یعنے نگہبان آیا وہ کہتا ہے کہ انکو منزل من اللہ تو ضرور مانو مگر اس میں

تحریف کمی بیشی ہوئی ہے اسلئے عمل قرآن شریف پر ہی کرو۔ جو تحریف سے پاک مبرا ہے۔ یہ سنکر پادری جیونخاں جو عیسائیوں کا واعظ ہے بول اوٹھا کہ میں بائبل کو تحریف سے پاک ثابت کرنے کے لئے مباحثہ چاہتا ہوں۔ اجازت دیگئی۔ ۳ بجے سے ۵ بجے تک مباحثہ ہوتا رہا۔ دس دس منٹ واسطے تقریر کے دئے گئے عیسائی مناظر نے تقریر کی کہ تورات لکھی گئی۔ بیت المقدس میں محفوظ رہی۔ نبی اس پر آتے رہے۔ اسکی تعلیم دیتے رہے۔ کسی نے نہ کہا کہ یہ گھٹائی بڑھائی گئی ہے۔ جب ایک ظالم نے بیت المقدس کو فتح کیا اور گرادیا اور تورات کو بھی گم کردیا پھر بنی اسرائیل نے اسکے بعد لکھوائی۔ محمد رجم وغیرہ کے مقدمہ میں اوس سے شہادت لیتے رہے۔ عمرؓ کے پاس تورات تھی۔ عبد اللہ بن سلام تورات سے پیشگوئی محمد کی بیان کرتے تھے۔ یہ اُسکے غیر محرف ہونے کے ثبوت کو کافی ہیں۔ واعظ مذکور نے جواب دیا کہ تورات لکھی بھی گئی۔ بیت المقدس میں رکھی بھی گئی۔ نبی بھی اُسکے تابع آتے رہے مگر ہوسکتا ہے کہ ان کے بعد تحریف ہوئی ہو۔ اور بیت المقدس کا برباد ہونا اور تورات کا دوبارہ لکھانا بنی اسرائیل کا۔ اسکی تحریف ہونیکا شبہ پیدا کرتا ہے۔ رجم کا مسئلہ اور پیشگوئی محمدی صلعم اسمیں ہونے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ محرف نہیں ہوئی بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود محرف ہوجانیکے یہ باتیں یا اور بھی کئی باتیں اسمیں موجود ہیں اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا "لا تصدقو ولا تکذبو" اس کو ساری کو نہ سچی کہو نہ جھوٹی کہو۔ عمرؓ کے پاس ہونا تورات کا یا انکا کسی آیت کا پڑھنا بھی ساری تورات انجیل کو تحریف سے پاک نہیں کرتا تورات کے مضامین اُسکی محرف ہونیکی خود شاہد ہیں جیسے یعقوب کا خدا سے کشتی لڑنا۔ ابراہیم کا خدا کو کھانا کھلانا خدا کا آدم کو پوچھنا کہ تو کہاں ہے۔ اور کتاب ۲ سموئیل آیت ۲ میں یہ ذکر کہ داؤدؑ نے اوریا کی عورت کو دیکھا اور قبل نکاح اُس سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر اوریا کو داؤدؑ نے مروادیا اور اُس کی عورت کو اپنے نکاح میں لے لیا اور اُس کو اُس زنا کے حمل سے جو بچہ پیدا ہوا اُس سے کئی نبی پیدا ہوئے۔ مسیح بھی اُسی کی اولاد سے تھا۔ اور ایسی ہی کئی دوسری آئتیں تورات سے پیش کیں۔ اسپر پادری جیونخاں نے عذر کیا کہ داؤد کا زنا کا بیٹا مر گیا تھا اور دوسرا بیٹا نکاح کے بعد حلال حمل سے پیدا ہو جس سے مسیح پیدا ہوئے اور باقی حوالجات کے جواب سے سکوت کیا۔ اس سے بعد حضرت آدم کے سجدہ پر سوال کیا جسکا جواب بھی معقول دیا گیا۔ گر افسوس کہ آریوں نے جس پنڈت جی کو بلایا تھا اُسکو درشن نہوئے وہ بالکل الوپ ہی ہوگیا۔

(خاکسار محمد حسین خلف حافظ محمد مرحوم از لکھوکے)

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوّت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں درست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت عکر

جلد دوم سورہ آل عمران ونسار قیمت عکر

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ،، عکر

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ تک ،، عکر

جلد پنجم تا سورہ فرقان ۔ عہ

پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک معہ (سات روپے)

دلیل الفرقان

مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید ہے قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ

آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے قیمت ۱ر

آیات متشابہات:۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳ر

تہذیب:۔ مہذبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں قیمت ۱ر

فتوحات اہلحدیث:۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴ر

ادب العرب:۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد اُستاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہوسکے۔ نامی گرامی علمانے پسند فرمایا ہے قیمت ۶ر

خصائل النبی:۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ کئی دفعہ چھپ چکا ہے قیمت ۱ر